کام کی غرض سے بھائی محمد حسین صاحب کو فون کیا۔ بتایا گیا کہ دونوں بھائی جنازہ میں شرکت کے لئے گئے ہیں۔ کہاں! میں نے حیرت زدہ ہو کر دریافت کیا۔ "تمہیں معلوم نہیں ہوا" دوسری طرف سے کہا گیا، امیر المجاہدین صوفی محمد عبداللہ صاحب کل انتقال فرما گئے ہیں۔ آج دو بجے ان کی نمازِ جنازہ تھی،، رسیور ہاتھ سے چھوٹ گیا، انا للہ پڑھتا ہوا لڑکھڑاتے قدموں اٹھا اور گھر پہنچا، دل کی عجیب حالت تھی، وہ آخری فریضہ جو ایک مسلمان پر عائد ہوتا ہے اس سے محرومی، اور پھر ایک محسن بزرگ کے جنازہ سے محرومی جنکی شفقت اور توجہ سے دین کی یہ تھوڑی بہت دولت میسر آئی، بہر حال وقت گذر چکا تھا۔ اگلی صبح ایک وفد ماموں کانجن پہنچا، میں قبر پر کھڑا یہ سوچ رہا تھا، یہ ہے وہ انسان، جس نے اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑا۔ جائداد کو خیر باد کہا، وطن سے ہجرت کی، اپنے آپ کو خدا کی راہ میں جہاد کے لئے وقف کیا۔ ہر قسم کی صعوبتیں اور اذیتیں برداشت کیں۔ انگریز کو اس ملک سے نکالنے کے لئے اپنی صحت اور جوانی کو داؤ پر لگا دیا اور پھر دینی ادارہ قائم کر کے بڑی بڑی جماعتوں کے لئے اسے ایک مثال اور نمونہ بنا دیا۔ اس مردِ حق آگاہ کے لگائے ہوئے پودے کی آبیاری ہر اہلِ حدیث کا فرض ہے۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دار العلوم کو میلی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل و دانش سے بہرہ ور فرمائے ۔۔۔ مرحوم کا اخلاص کہہ رہا ہے کہ یہ چشمۂ فیض تا ابد جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ!

اعتذار

پریس والوں اور پھر دفتری کی غلطی کی وجہ سے سابقہ شمارہ کی بعض جلدوں میں ترجمان کے صفحات کی بجائے "اقامتِ صلوٰۃ" کے چند صفحات لگ گئے جو اسی پریس میں چھپ رہی تھی۔ ہمیں اعتراف ہے کہ ترجمان کی تاریخ میں یہ پہلی غلطی تھی۔ ہمارے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ پریس والے اتنی زبردست غلطی بھی کر سکتے ہیں ورنہ ترسیل سے پہلے چیکنگ ضرور کر لی جاتی۔ ادارہ اس پر نہ صرف معذرت خواہ ہے بلکہ تلافی کے طور پر ہم قارئین کی خدمت میں ترجمان کے صحیح صفحات